۱۷

سب سے بڑا حربہ دُعا ہے

(فرمودہ ۱۱؍جون ۱۹۳۷ء)

تشہّد ،تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں تحریک جدید کے گزشتہ جلسہ کے موقع پر بوجہ بیماری کے شامل نہیں ہوسکا تھا اور گو اب بھی اس بیماری کے اثر کے ماتحت میں اِس قابل نہیں ہوں کہ زیادہ بول سکوں بلکہ اس بیماری کے بعد اب تک یہ حالت ہے کہ اگر مجھے کھڑا ہونا پڑے تو سر میں ایسا شدید چکر آتا ہے کہ میں سمجھتا ہوں شاید گر جاؤں گا اس لئے صحت کے لحاظ سے زیادہ کھڑا ہونے کی طاقت اب بھی نہیں رکھتا مگر چونکہ اس وقت میں حصہ نہ لے سکا تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کی بجائے آج اختصار کے ساتھ کوئی بات کہہ دوں تا اس ثواب میں مَیں بھی شریک ہوسکوں اور وہ بات جو میں کہنی چاہتا ہوں انہی روزوں اور دعاؤں کے متعلق ہے جن کی تحریک کوئی دو ماہ ہوئے میں نے کی تھی۔

تحریک جدید کا اُنیسواں مطالبہ یہ ہے کہ دوست خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں اور اِس کیلئے میں نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ ہر سال کچھ روزے رکھے جائیں اور دعائیں کی جائیں۔اور یہ روزے جہاں تک ممکن ہو مقررہ دنوں میں ہی رکھے جائیں سوائے اِس کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اور وجہ پیش آجائے۔ اِس دفعہ میری تجویز کے مطابق سات ماہ میں چودہ روزے مخلصینِ جماعت رکھیں گے اور رکھ رہے ہیں۔ میں نے نصیحت کی تھی اور اب پھر اُسے دُہراتا ہوں کہ اِن دنوں میں دوست خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بعض فِتَن کو جو خواہ احرار کی طرف سے ہوں یا بعض

حکام کی طرف سے، اپنے فضل سے دور کر دے۔

اس کے علاوہ ایک زائد بات جو میں کہنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو منافقین کا رنگ رکھتے ہیں یا تو ہدایت دے دے یا ان کو الگ کر دے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری عاجزانہ دعائیں قبول ہو رہی ہیں اور اب ایسے لوگ یا تو ظاہر ہو جائیں گے اور یا توبہ کر لیں گے۔ ہماری ذاتی خواہش تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق دے اور ہدایت نصیب کرے۔ لیکن اگر مشیتِ الٰہی یہی ہو کہ جہاں بیرونی فِتنوں میں جماعت کی آزمائش ہوئی ہے اندرونی فِتنوں میں بھی ان کی آزمائش کرے اور منافقوں کو بھی زور لگانے کا موقع دے تو جو اس کی مرضی اور مشیت ہے ہم بھی اُسی پر رضامند ہیں۔ پس دوست خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں اور جن کیلئے ممکن ہو روزے رکھیں اور کوشش کریں کہ سوائے بیماری کے یا کسی اور وجہ سے انہی ایام میں رکھیں تا دعائیں کثیر تعداد میں ہوں اور اکٹھی آسمان کو جائیں۔

یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آخری جنگ ہے جو اسلام کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کیلئے لڑی جاری ہے۔ افتراء کی جتنی صورتیں انسانی ذہن میں آسکتی ہیں، فریب اور دغا کے جتنے طریق انسانی دماغ ایجاد کر سکتا ہے اور گمراہ کرنے ورغلانے کیلئے شیطان جتنی تدابیر اختیار کر سکتا ہے وہ سب احمدیت کے خلاف اختیار کی گئیں اور اختیار کی جارہی ہیں۔ مگر باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس سلسلہ کی حفاظت کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ نہ دشمنوں کی طاقت اس وعدہ کے پورا ہونے میں روک ہو سکتی ہے اور نہ ہمارے ضُعف یا کمزوری سے اس کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی ترقی کے وعدے کئے تو یہ جانتے ہوئے کئے تھے کہ جماعت کتنی کمزور ہے اور اس علم کے ساتھ کئے تھے کہ ہمارے دشمن کتنے طاقتور ہیں۔ وہ عالم الغیب خدا جانتا تھا کہ اِس جماعت پر کتنے حملے ہونے والے ہیں اور کہ وہ ان کے دفاع کی کس قدر طاقت رکھتی ہے۔ مگر اس نے باوجود یہ جاننے کے کہ جماعت میں کتنی طاقت ہے اور کہ دشمن اسے نقصان پہنچانے کیلئے ہر وہ طریق اختیار کرے گا جو پہلے انبیاء کے سلسلوں کے مقابل پر اختیار کئے گئے، اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے جو پورا ہو کر رہے گا اور خدا کی نصرت تمام تاریکیوں کو پھاڑ کر اور اس کا نور ہزار ہا بادلوں کو چیرتا ہوُا ظاہر ہوگا۔ دشمن کی تخویف ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی اور اس کے تمام مکروفریب ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں

گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ یہ کلام اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل کیا۔ پھر ہزاروں احمدیوں اور غیر احمدیوں پر اِس کی تصدیق کیلئے اس کا کلام نازل ہوا۔ ہم اگر دعا کرتے ہیں تو اِس لئے نہیں کہ ہمیں خدا کی نصرت پر شبہ ہے بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت جلد آئے تا اس میں ہمارا بھی ہاتھ ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں شامل ہونے کا موقع ہمیں بھی عطا کر دے۔

ہماری یہ دعائیں اِس خوف سے نہیں کہ دشمن ہمیں نقصان پہنچائے گا اور اِس شبہ سے نہیں کہ سلسلے کی ترقی کس طرح ہوگی بلکہ اس یقین کے ساتھ ہیں کہ ترقی ضرور ہوگی۔ پس آؤ ہم سب مل کر وہ سب سے بڑا حربہ اور سب سے زبردست ہتھیار جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے استعمال کریں اور اپنی کمزوریوں کو اُس کے حضور پیش کر کے اُس کے فضلوں کو ڈھونڈیں تا وہ ہمارے دشمنوں کو زیر کر دے اور سلسلہ کا مؤید و ناصر ہو اور ہر اس کمزوری کو جو جماعت میں پائی جاتی ہے دور کرے اور منافقین کو یا تو ہدایت دے اور یا انہیں ظاہر کر دے تا سلسلہ کی ترقی کے راستہ میں ہر قسم کی روکیں دور ہوں۔ اسی طرح بیرونی دشمنوں کیلئے بھی ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی ہدایت نصیب کرے اور اُن کی گالیوں کو دعاؤں میں بدل دے اور اگر ان کے اعمال کو دیکھتے ہوئے وہ ان کی تباہی کا ہی فیصلہ کر چکا ہے تو پھر ہماری دعا یہ ہے کہ وہ ہمارے ہاتھوں سے تباہ ہوں اور ہماری زندگیوں میں ہوں تا ہم اس کے ثواب میں حصہ دار ہو سکیں۔

(الفضل ۱۹؍جون ۱۹۳۷ء)